18985
۲/۳

تاریخ: 29-11-2018

السلام علیکم!

کیا فرماتے ہیں۔ بہت قابل احترام علماء کرام اور مفتیان کرام
کیا بینک کو دکانیں کرائے پہ دینا ٹھیک ہے۔ مجبوری یا بے روزگاری کی صورت میں کیا دی جا سکتی ہیں۔
ازراہ کرم رہنمائی فرمائیں۔ اگر سودی بینک کو دکان کرائے پر دی جائے
تو کیا لیا جانے والا کرایہ حلال ہوگا؟

نیز یہ بھی بتائیں کہ کیا اسلامی بینک کو
دکان کرائے پر دینا جائز ہے۔

خیر اندیش:
محمد راشد سردار
رابطہ نمبر: 0322-2525247
پتہ: F-66 Block F نارتھ ناظم آباد کراچی۔

دار الافتاء
۸۱۲۰۳۲

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

غیر سودی بینک جو اسلامی اصولوں کے مطابق کام کر رہا ہو تو اسے دوکان کرائے پر دینا جائز ہے البتہ سودی بینک کو دکان کرایہ پر دینا بعض صورتوں میں مکروہ تحریمی ہے اور بعض صورتوں میں مکروہ تنزیہی ہے، سودی بینک کے اکثر معاملات چونکہ سود پر مبنی ہوتے ہیں اس وجہ سے کسی سودی بینک کو دکان کرائے پر دینے میں فی الجملہ (سبب کے درجہ میں) ان کے ناجائز کاموں میں معاونت ہے، اس لئے ابتداءً سودی بینک کو دکان کرایہ پر دینے کا مشورہ نہیں دیا جاسکتا۔ البتہ اگر کسی نے اپنی دوکان سودی بینک کو کرایہ پر دے دی تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر مالک دوکان بینک کی ضروریات کے مطابق خود عمارت بنواکر اسے کرایہ پر دے تو یہ مکروہ تحریمی یعنی ناجائز ہے، اس سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی ناجائز ہے اور اگر خود بنا کر نہ دے بلکہ بینک خود بنائے تو مکروہ تنزیہی ہے اس سے حاصل والی آمدنی اگرچہ ناجائز تو نہیں البتہ اس میں سودی بینک کی معاونت ضرور ہے، اس سے بھی احتراز کرنا چاہئے۔ (ماخذہ التبویب ۱۱۰۴ بتصرف/۶۶)

فقه البيوع- مفتي محمد تقي العثماني-(١٩٤/١)

وعلي هذا يخرج حكم بيع البناء أو إجارته لبنك ربوي. فإن قصد بذالك الإعانة، أو صرح في العقد بكونه يستخدم للأعمال الربوية، حرم البيع وبطل. والظاهر أن المستأجر حينما يعقد البيع أو الإجارة لإقامة فرع لبنك مثلا، فإنه في حكم التصريح بإن البناء يستعمل للأعمال الربوية.

بحوث في قضايا فقهية معاصرة–القاضي محمد تقي العثماني(٣٥٩/١)

وإجارة البيت ممن يبيع فيه الخمر، أو يتخذها كنيسة أو بيت نار وأمثالها، فكله مكروه تحريما، بشرط أن يعلم به البائع والآجر من دون تصريح به باللسان، فإنه إن لم يعلم كان معذورا، وإن علم وصرح كان داخلا في الإعانة المحرمة.

البحرالرائق، دارالكتاب الاسلامي – (٢٣١/٨)

وعلى هذا الخلاف إذا أجر دابة ليحمل عليها الخمر أو نفسه ليرعى له الخنازير فإنه يطيب له الأجر عنده وعندهما يكره

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

سید ثناء اللہ آغا غفر لہ ولوالدیہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲/ربیع الثانی/۱۴۴۰ھ
۱۰/دسمبر/۲۰۱۸ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲/ربیع الثانی/۱۴۴۰ھ
/دسمبر/۲۰۱۸ء

الجواب صحیح
۱۴۴۰/۴/۲ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب

الجواب صحیح
۱۴۴۰/۴/۳

000351